26.7.89.

جلد ۲ اگست ۱۹۸۹ء شمارہ ۸

ماہنامہ تلاش نئی دہلی

موسس
ضوان احمد صدیقی

ایڈیٹر نمبر

ایڈیٹر، پرنٹر، پبلشر، پروپرائٹر
عرفان احمد صدیقی

تزئین کار:- افضال احمد خان و ذیشان احمد صدیقی
مطبوعہ:- نیو لائیٹ پرنٹرس بارہ دری بلی ماران دہلی ۶
عام شمارہ ۷ روپے اس شمارے کی قیمت ۱۵ روپے
مقام اشاعت:- "تلاش جدید" ۱۹۰۳ کوچہ چیلان دریا گنج نئی دہلی ۲

زندہ کرداروں کا خالق ابن صفی

محترمی و مکرمی — سلام مسنون!

"تلاش جدید" کے ابن صفی نمبر کے لئے ایک مضمون ارسال ہے۔ ازراہِ کرم شائع فرما کر ممنون فرمائیں۔ منظوری اور نامنظوری دونوں صورتوں کے لئے لفافہ ارسال ہے۔ جواب کا انتظار رہے گا۔ ابن صفی نمبر کے لئے سائز اگر بدل دیا جائے تو اچھا رہے گا تلاش جدید نے تھوڑے وقت میں جو کامیابی اور مقبولیت حاصل کی ہے وہ قابل ستائش ہے۔

سید وجاہت شاہ انور، شاہ منزل محلہ خانقاہ، دیوبند

فنکار فطری ہوتا ہے وقت اور تجربے کی بھٹی میں تپ کر اس کا فن اور نکھرتا اور اس کے فن میں اور جلا پیدا کرتا ہے ایک ایسا فنکار جس کو فطرت سے بھی کچھ حصہ نہ ملا ہو اور جس نے تجربے کی دہلیز پر بھی قدم نہ رکھا ہو اس کے یہاں نہ حسن ہوتا ہے اور نہ باقی یا درکھنے والی کوئی چیز، چاہے بھی ناول نگار، افسانہ نگار، یا کہانی کار اردو کے اس وقت ہیں یا ماضی قریب میں تھے اس کی کامیابی کا دارومدار اس پر تھا کہ انہوں نے زندگی کی تلخیوں اور محرومیوں کا قریب سے مشاہدہ کیا، مصائب اور غموں کو آتے اور جاتے دیکھا وہ ان حقیقتوں کو سمجھتے تھے جو کیڑے کی طرح انسانی اقدار اور معاشرے کو کھا رہی ہیں سنی سنائی باتیں ان کی تحریروں کا مرکز نہیں تھیں بلکہ ان کے یہاں وہی کسک تھی۔ وہی درد تھا وہی تڑپ تھی جو آج ہمارے معاشرے کے جسم اور روح میں داخل ہو چکی ہے انہوں نے وہ سب کچھ لکھا جس پر اس کائنات کی بنیاد ہے جاسوسی ناول نگاری کا ابھی تک کوئی صحیح مقام اور مناسب جگہ متعین نہیں ہو سکی ہے بلکہ حقیقت تو یہ ہے کہ جاسوسی ناول نگاری کو کوئی تعمیری مستحسن اقدام تصور نہیں کیا جاتا ارباب ادب ابھی تک اس سے بدکتے ہیں اور اس بارے میں ان کی رائے صرف خاموشی ہے صحیح معنوں میں اگر دیکھا جائے تو اور اضافہ تحریر کی طرح جاسوسی ناول نگاری بھی ایک فن، ایک ریاضت، اور ایک عمل کی حیثیت رکھتی ہے اور چند ناول نگاروں نے اس میدان میں کافی نام کمایا ہے اظہار اثر اکرم الہ آبادی، عارف مارہروی، ایچ اقبال چند ایسے نام ہیں جنہوں نے سالہا سال تک اپنی صلاحیتوں اور فن کے چراغ روشن کئے رکھے وہ ہزاروں لوگوں میں پڑھے جاتے اور سینکڑوں افراد ان کے ناولوں کا مطالعہ کرتے ہیں۔ پھر بھی یہ تعجب خیز ہے کہ ایسے لکھنے والوں کا کوئی مقام نہیں ہے لیکن کیا ایسا ممکن ہے کہ ادب کے ٹھیکیدار یا ایک خاص گروپ جو کسی چیز پر صاد نہ کرے وہ مقبول نہیں ہو سکتی ایسا قطعی نہیں ہے بلکہ جاسوسی ناول نگاری کے میدان میں ایک نام ایسا بھی ہے جس نے اپنی تحریروں سے اصلاح کی شمعیں روشن کیں۔ تعمیر کا صاف ستھرا جذبہ ابھارا جرم اور گناہ کی میلوں لمبی تاریکیوں کا پردہ چاک کیا۔ ابن صفی جو تقریباً ۳۲ جاسوسی ناولوں کا مصنف اور بیسیوں کرداروں کا خالق ہے زندہ کرداروں کے اس خالق نے جیتی جاگتی اور سانس لیتی ہوئی حقیقتوں کو کاغذ کے بے جان صفحات پر اپنے قلم سے زندگی بخشی ہے۔ اس کی تحریر، اس کا اسلوب بیان جس کا وہ خود موجد تھا اور خود ہی خاتم بھی۔ تمام جاسوسی ناول نگاروں میں منفرد اور دلکش ہے ابن صفی کے یہاں جاسوسی ناول نگاری ایک تفریح اوقات نہ ہو کر ایک مقصد، ایک مشن اور ایک عبادت کا روپ دھارے ہوئے ہے۔

ابن صفی نے اس دور میں ناول نگاری کا آغاز کیا جب جاسوسی ناولوں کی کوئی وقعت نہ تھی اور لے دیکر صرف ترجموں سے ہی کام چلایا جاتا تھا لیکن ابن صفی نے اپنے جادو نگار قلم سے وہ شہ پارے تخلیق کئے کہ جاسوسی ناولوں پر منہ بنانے والے بھی تنہائیوں میں ان کے ناول پڑھتے نظر آئے۔ انہوں نے تحاشہ لکھا اور خوب لکھا ایک دور ان پر مقبولیت، شہرت اور عظمت کا ایسا آیا کہ ہزاروں نقلی اور جعلی ابن صفی میدان میں آ گئے اور جنہوں نے ابن صفی کے ناول کا سہارا لیکر خوب دولت سمیٹی ابن صفی کے یہاں ہر چیز پر نظر تھی اور ہر پہلو ان کی نگاہوں کے سامنے رہا تھا وہ لکھتے تو لکھتے جاسوسی ناول مگر ناولوں کے نام کے انتخاب میں انھیں

ملکہ حاصل تھا ناول کا نام ہی خود بخود اپنی طرف توجہ منعطف کرا لیتا تھا اور قاری کے ہاتھ ان تک پہونچنے کے لئے بے قرار ہو جاتے ہیں موروثی ہوس، علامہ دہشت ناک، انوکھے رقاص، شکاری پرچھائیاں، پرچھائیوں کے حملے، سایوں کا ٹکراؤ، ہمزاد کا مسکن چاندنی کا دھواں، قاتل سنگریزے، صحرائی دیوانہ، سانپوں کا مسیحا، روشن ہیولیٰ، مہکتے محافظ، سہ رنگی دھاریاں، بزدل سورما دست قضا، بحری یتیم خانہ، عقابوں کے حملے، ڈیڑھ متوالے، شفق کے پجاری، ٹھنڈا سورج، پرنس وحشی، زمین کے بادل، خطرناک ڈھلان ہلاکت خیز، تین سنکی اور ان کے علاوہ ان کے ناول ایسا شاہکار ہیں جن میں قاری بالکل کھو کر رہ جاتا ہے اور اسے اپنے گرد و پیش کا پتہ تک نہیں رہتا اگر یہ کہا جائے کہ ابن صفی کے ناولوں کے نام کسی شاعر کی غزل سے زیادہ خوبصورت ہیں تو بیجا نہ ہوگا۔ اکرم الہ آبادی کے کردار خان اور بالے، اظہار اثر کے بہرام اور توفیق، ایچ اقبال کے کیپٹن نیومن، ناصر آفریدی اور پروفیسر ڈارک، عارف مارہروی کا عرفان اپنی جگہ پر مکمل کردار ہیں مگر ابن صفی کے مشہور و معروف کرداروں میں فریدی، حمید، قاسم، انور، رشیدہ، نیلم، عمران، ایکسٹو، جوزف، جولیا، روشی، سلیمان، صفدر، تنویر، انسپکٹر آصف، جگدیش، فیاض، سنگ ہی لیونارڈ، جیرالڈ شاستری جابر، تھریسیا بمبل بی آف بوہیما، فنیچ، ڈاکٹر ڈریڈ بوغا وغیرہ ایسے مستقل کردار ہیں کہ جن کی شخصیت کے سحر میں ہر آدمی کھو جاتا ہے۔ کرنل فریدی کی سنجیدگی، متانت اور پروقار شخصیت سے ایسا محسوس ہوتا ہے کہ یہ شخص ابھی ہمارے قریب سے ہو کر گذرا ہے عمران کی شرارتیں، ہنگامے، شوخی اس کو ہم سے بے انتہا قریب کرتی ہیں ایسے ہی مجرموں میں سنگ ہی، تھریسیا، جیرالڈ شاستری وغیرہ ایسے بھیانک کردار ہیں جن کی شکلوں اور صورتوں میں نہ جانے کتنے مجرم اس معاشرے میں سانس لے رہے ہیں غرضیکہ کردار نگاری میں ابن صفی کو جو ملکہ اور مہارت حاصل ہے وہ سالوں کی محنت اور مدتوں کی ریاضت کے بعد حاصل ہوتا ہے پھر ابن صفی یوں بھی ممتاز ہے کہ وہ اپنے ناولوں میں پھیلے ہوئے مسائل کو سمیٹتا اور جگہ دیتا ہے اس کے ناول صرف ایک سماج اور تہذیب کے عکاس نہیں ہوتے بلکہ انسانی آبادی جن کربناک مرحلوں اور اذیت ناک دور سے گذر رہی ہے اس کی نشاندہی کرتے ہیں ان کے مختصر مختصر جملے، برجستگی اور طنز و مزاح کی ہلکی ہلکی چاشنی کے ساتھ حقیقت کا مکمل اظہار ہوتے ہیں وہ ایک ماہر غواص کی حیثیت سے گہرائی میں اترتے ہیں اور وہ گوہر سمیٹ کر لاتے ہیں کہ آنکھیں خیرہ ہوتی ہیں ان کے ناولوں کے چند اقتباسات دیکھئے۔

(۱) دنیا کے ہر فلسفہ کی ابتدا شک سے ہوتی ہے اور ہر وہ شخص فلسفی ہے جو صرف باتیں کر سکتا ہے۔ (انوکھی رہزنی)

(۲) جرائم کی پردہ پوشی کرنے والے قانون کے محافظ اسوقت سے موجود ہیں جب قانون نے جنم لیا تھا اور جب تک قانون موجود ہے وہ بھی زندہ رہیں گے جرائم کا اصل سبب یہی ہے کہ لوگ قانون کے محافظوں کی طرف سے مطمئن نہیں ہیں۔ (علامہ دہشت ناک)

(۳) جب ایک آدمی پاگل ہو جاتا ہے تو اسے پاگل خانے میں کیوں بند کر دیتے ہیں اور جب کوئی قوم پاگل ہو جاتی ہے تو "طاقتور" کیوں کہلانے لگتی ہے۔ (انوکھے رقاص)

(۴) آدمی کا جسم ہی اس کا وطن ہے اور ہر آدمی کو ایک دوسرے کے وطن کی حفاظت کرنی چاہیئے۔ زمین کی حد بندی کر کے اس کی حفاظت کرنے والے خون کی ہولی کھیلتے ہیں۔ (تابوت میں چیخ)

(۵) ذہانت پر کسی قوم کی اجارہ داری نہیں ہے کیوں کہ یہ قدرت کا عطیہ ہے اور اس نے کسی کو بھی اس سے محروم نہیں رکھا یہ اور بات ہے کہ بعض اقوام اس کے مظاہرے میں بھی کاہلی سے کام لیتی ہیں۔ (تلاش گمشدہ)

(۶) آدمی کچھ بھی نہیں ہے اتنا احمق ہے کہ خود ہی اپنی ہلاکت کے سامان پیدا کرتا ہے۔ (تصویر کی موت)

ابن صفی کو اس دنیا سے گذرے ہوئے ۹ سال ہو گئے مگر انکے پڑھنے والوں کی تعداد میں کمی نہیں ہوئی اور اس کا ثبوت ان کے وہ پرانے ناول ہیں جو آج بھی چھپ کر بازار میں آتے ہیں اور ہاتھوں ہاتھ فروخت ہوتے ہیں جب تک جاسوسی ناولوں کا یہ کاروبار چل رہا ہے اور اردو کا یہ سفر جاری ہے۔ تب تک ابن صفی اور ان کے ناول زندہ اور باقی رہیں گے۔

عِشق

عبدالحکیم اکولوی

آدمی نے بیحد ترقی کی ہے۔ اپنے وجود سے لے کر خلاء تک کو کنگھال ڈالا ہے۔ لیکن اس معاملے میں بچہ ہی بنا رہنا چاہتا ہے ایک احمقانہ تگ و دو کو عِشق کا نام دے کر اس سے لذت اندوز ہوتے رہنا چاہتا ہے۔ حالانکہ فطرت کا مقصد صرف اتنا ہی ہے وہ دو سے تین ہو جائیں۔

* * *